34590 - کسی کام کا ٹھیکہ لینے والے کے لیے جائز ہے کہ وہ یہ کام کسی اور کو اجرت پر دے دے

سوال

کیا پروجیکٹ کی فروخت جائز ہے ؟
مثلا کہ اگر کوئی شخص کسی کمپنی سے اپنے نام تین سو ملین میں کسی کام کا ٹھیکہ لے اور اسے پورا کرنے کے لیے آگے ٹھیکہ داروں کو اڑھائی سو ملین میں دے دے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

پراجیکٹ فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور اسی طرح جو شخص کی عمارت کی تعمیر وغیرہ کے لیے اجرت پر حاصل کرے تو اس کے لیے وہ کام کسی اور سے کروانے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس کی دو شرطیں ہیں:

پہلی شرط:

کہ کمپنی نے یہ شرط نہ رکھی ہو کہ معاہدہ کرنے والا شخص اس کام کو خود پورا کرے گا، اور یہ منصوبہ اور پراجیکٹ کسی اور کو فروخت نہیں کرے گا، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مسلمان اپنی شرطوں پر (قائم رہتے) ہیں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (3594) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

مستقل فتوی کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

ایك شخص نے عمارت ایك لاكھ كرایہ میں حاصل كی اور اسے آگے ڈیڑھ لاكھ میں كرایہ پر دینے كا كیا حكم ہو گا، آیا یہ جائز ہے؟

كمیٹی كا جواب تھا:

جس نے كوئی چیز كرایہ پر حاصل كی تو اسے یہ حق حاصل ہے كہ وہ كسی اور كو كرایہ پر دے سكتا ہے، چاہے وہ

اسی کرایہ میں دے یا اس سے زائد وصول کرے یا کم، اور مدت اتنی ہی ہو جس پر ان کا اتفاق ہوا ہے، انہیں کرایہ پر دے جو اس کے قائم مقام بن کر اس سے فائدہ حاصل کریں، نہ کہ اس سے زیادہ جو اسے نقصان اور ضرر دے، کیونکہ وہ صرف حاصل کردہ چیز کا نفع کا مالك ہے، تو اس طرح اس کے لیے وہ نفع خود اٹھانا یا کسی اور کو دینا جائز ہے.

لیکن اگر مالك نے یہ شرط رکھی ہو کہ وہ کسی اور کو کرایہ پر نہیں دے سکتا، یا پھر وہ پھر ایسے کام کاج کرنے والوں کو کرایہ پر ادا نہ کرے جن کی اس نے تحدید کر دی ہو، تو وہ دونوں اپنی شروط پر قائم رہیں گے" اھـ

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

مسئلۃ:

اگر کسی شخص کو کسی اجرت پر کسی کام کا ذمہ دیا گیا ہو: کہ اسے یہ کہا جائے: ہم اس گھر کی روزانہ صفائی چاہتے ہیں، اور آپ کو ماہانہ سو ریال ملیں گے، تو اس شخص نے پچاس ریال پر ایك شخص صفائی کے لیے رکھ لیا تو کیا یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب:

جی ہاں جائز ہے، یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے ہم یہ کہیں کہ: باقی مدت وہ کرایہ کی قیمت سے زیادہ میں کرایہ پر دینا جائز ہے، اور لوگوں کا عمل بھی اسی پر ہے، مثلا ہم یہ دیکھتے ہیں کہ حکومت ایك کمپنی کے ساتھ مساجد کی صفائی کا معاہدہ کرتی ہے کہ ہر مسجد کی صفائی ماہانہ اتنی اتنی رقم میں ہو گی، پھر یہ کمپنی ملازم لا کر معاہدہ کے مطابق عمل کرتی ہے اور اس رقم کی چوتھائی سے بھی کم رقم میں یہ کام ملازموں سے کرواتی ہے جو حکومت اور کمپنی کے مابین اتفاق ہوا تھا، اور یہ موجود بھی ہے، لیکن جب غرض مختلف ہو جائے تو پھر جائز نہیں.

اس کی مثال یہ ہے کہ:

میں نے ایك شخص کو زاد المستقنع (یہ فقہ کی کتاب ہے) نقل کرنے کے لیے اجرت پر رکھا، اور میں جانتا ہوں کہ اس شخص کا خط اچھا ہے، اور اس کی غلطیاں کم ہیں، تو اس نے اسے لکھنے کے لیےایك اور شخص کو اس اجرت سے کم اجرت پر رکھا جو میں نےاسے دی تھی، اور مستاجر نے جس شخص کو اجرت پر رکھا اس کا خط بھی خوبصورت ہے تو علماء کرام کہتے ہیں کہ یہ جائز نہیں ہے. اھـ

دیکھیں: الشرح الممتع (4 / 327).

کیونکہ لکھنے اور نقل کرنے میں صرف خط کی خوبصورتی ہی معتبر نہیں، بلکہ خط کی خوبصورتی، اور املاء کے

قواعد و ضوابط، اور مناسب علامتوں کا لگانا مثلا نقطہ، اور فاصلہ .. وغیرہ بھی معتبر ہے.

واللہ اعلم .